# روشنی کا مینار

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی مدرسہ قاسم العلوم مجاہد روڈ سیالکوٹ

www.abulhasanalinadwi.org

کتابچہ ـــــــــــــــــــ روشنی کا مینار
مؤلف ـــــــــــــــــــ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
طبع اوّل ـــــــــــــــــــ جنوری ۱۹۷۶ء
تعداد ـــــــــــــــــــ ۱۱۰۰
مطبع ـــــــــــــــــــ
کتابت ـــــــــــــــــــ جمیل مرزا

www.abulhasanalinadwi.org

بسم الله الرحمن الرحيم

هُوَ الَّذِى بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

www.abulhasanalinadwi.org

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل

اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے!

اقبالؒ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# کہنے کی بات

بآں گروہ کہ از ساغر وفا مستند
سلامِ ما برسانید ہر کجا ہستند!

قاسم العلوم کی سالانہ رپورٹ ۷۵-۱۹۷۴ء میں اعلان کیا گیا تھا۔ اِسسال اس کا شعبہ نشر و اشاعت اسلامی تعلیمات پر مشتمل کچھ ایسے رسائل شائع کرے گا جو حُسنِ معنی کے ساتھ حُسنِ صورت میں بھی یادگار رہوں گے۔

"روشنی کا مینار" اسی وعدہ کی تکمیل اور اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ اس مضمون کو عصرِ حاضر کے نامور مُسلمان مفکر اور ادیب جناب مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی کے قلم معجز رقم کا شاہکار سمجھنا چاہیئے۔ ان کے قلم سے لفظ نہیں خونِ جگر کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ آپ لکھتے نہیں ہیرے تراشتے ہیں، آپ کا ہر لفظ انگشتری کا نگینہ اور مطالب کا خزینہ ہوتا ہے۔

میں جب کبھی تنہائی میں مولانا کی 'کاروانِ مدینہ' پڑھتا ہوں تو یوں محسوس کرتا ہوں گویا بلالِ حبشیؓ دنیا کے بتکدے میں اوّلین اذان کہہ رہے ہیں یا نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیارؓ کی تقریر ہو رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے "دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں۔ سخنِ دلپذیر، دلِ سخن پذیر" مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی کے سخن دلپذیر کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ جب سے اس نغمہ سرا نے نغمہ چھیڑا ہے۔ عرب کے حُدی خواں اپنی حُدی بُھلا بیٹھے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

مولانا ابوالکلام آزادؒ، علامہ اقبالؒ اور چودھری افضل حقؒ کے بعد مولانا ابوالحسن ندوی ہی اردو زبان کے وہ صاحبِ قلم ہیں جنہوں نے میرے بحر کی موجوں میں اک اضطراب پیدا کیا۔ اور یہی اضطراب مجھے کشاں کشاں مولانا کی بارگاہ میں لے گیا۔ میں نے "روشنی کا" کی اشاعت کی اجازت چاہی انہوں نے کمال شفقت سے اجازت مرحمت فرمادی۔ اب آپ دل کی آزمائش ہے کہ وہ کس قدر سخن پذیر ہے؟ آپ "کاروانِ مدینہ" پڑھیں یا نہ پڑھیں مگر یہ مضمون ضرور پڑھیں ؎

خُدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

اس پیش کش کے بعد مندرجہ ذیل رسائل یکے بعد دیگرے آپ تک پہنچانے کا ارادہ ہے:

- ایمانیات
- نماز
- روزہ
- حج و زکوٰۃ
- اسلام کے آدابِ معاشرت
- جنازے کے احکام
- نکاح کے مسائل
- قربانی کے مسائل وغیرہ

خدا تعالیٰ ہی سے توفیق چاہتا ہوں اور وہی کفایت کرنے والے ہیں وَمَا

www.abulhasanalinadwi.org

تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ حَسْبِیْ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔

سیالکوٹ

۲۰ر نومبر ۱۹۷۵ء

شب بارہ بجکر چالیس منٹ

راقم السّطور

[signature]

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

# روشنی کا مینار

ذرا چودہ سو برس پہلے کی دُنیا پر نظر ڈالیے، اونچی اونچی عمارتوں، سونے چاندی کے ڈھیروں اور زرق برق لباسوں کو چھوڑ دیجئے، یہ تو آپ کو پرانی تصویروں کے مُرقع اور مُردہ عجائب خانہ میں بھی نظر آجائیں گے، یہ دیکھیے کہ انسانیت بھی کبھی جنبش کرتی تھی مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھر کر دیکھ لیجیے اور سانس روک کر آہٹ لیجیے کہیں اس کی نبض چلتی ہوئی اور اس کا دِل دھڑکتا ہوا معلوم ہوتا ہے؟

زندگی کے سمندر میں بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھاتے جارہی تھی، انسانیت کے جنگل میں شیر اور چیتے، سور اور بھیڑیے بکریوں اور بھیڑوں کو کھا رہے تھے، بدی نیکی پر، رذالت شرافت پر، خواہشات عقل پر، پیٹ کے تقاضے روح کے تقاضوں پر غالب آچکے تھے، لیکن اس صورت حال کے خلاف اتنی لمبی چوڑی زمین پر کہیں احتجاج نہ تھا، انسانیت کی چوڑی پیشانی پر غصہ کی کوئی شکن نظر نہیں آتی تھی، ساری دُنیا نیلام کی ایک منڈی بن چکی تھی، بادشاہ و وزیر، امیر و غریب اس منڈی میں سب کے دام لگ رہے تھے اور سب کوڑیوں میں بک رہے تھے، کوئی ایسا نہ تھا جس کا جوہر انسانیت

www.abulhasanalinadwi.org

خریداروں کے حوصلے سے بلند ہو اور جو پکار کر کہے کہ یہ ساری فضا میری ایک اُڑان کے لیے کافی نہیں، یہ ساری دُنیا اور یہ پوری زندگی میرے حوصلہ سے کم تھی اس لیے ایک دوسری ابدی زندگی میرے لیے پیدا کی گئی، میں اس فانی زندگی اور اس محدود دُنیا کی ایک چھوٹی سی کسر پر اپنی روح کو کس طرح فروخت کر سکتا ہوں؟

قوموں اور ملکوں کے اور ان سے گزر کر قبیلوں اور برادریوں کے اور ان سے آگے بڑھ کر کنبوں اور گھرانوں کے چھوٹے سے چھوٹے گھروندوں بن گئے اور بڑے بڑے بلند ہمت انسان جن کو اپنی سرفرازی و سربلندی کے بڑے اونچے دعوے تھے، بالشتیوں کی طرح ان گھروندوں میں رہنے کے عادی بن چکے تھے، کسی کو ان میں تنگی اور گھٹن محسوس نہیں ہوتی تھی اور کسی کو اس سے زیادہ وسیع تر انسانیت کا تصوّر باقی نہیں رہا تھا، زندگی ساری سود و سودا اور مکر و فن میں گھر کر رہ گئی تھی۔

انسانیت ایک سرد لاشہ تھی، جس میں کہیں رُوح کی تپش، دِل کا سوز اور عشق کی حرارت باقی نہیں رہی تھی، انسانیت کی سطح پر خود رَو جنگل اُگ آیا تھا، ہر طرف جھاڑیاں تھیں جن میں خونخوار درندے اور زہریلے کیڑے تھے، یا دلدلیں تھیں جن میں جسم سے لپٹ جانے والی اور خون چوسنے والی جونکیں تھیں، اس جنگل میں ہر طرح کا خوفناک جانور، شکاری پرندہ اور دلدلوں میں ہر قسم کی جونک پائی جاتی تھی، لیکن آدم زادوں کی اس بستی میں کوئی آدمی نظر نہیں آتا تھا، جو آدمی تھے وہ غاروں کے اندر، پہاڑوں کے اوپر اور خانقاہوں اور عبادت گاہوں کی خلوتوں میں چھپے ہوئے تھے اور اپنی خیر منا رہے تھے، یا زندگی میں رہتے ہوئے زندگی سے آنکھیں بند کر کے فلسفہ سے اپنا دِل بہلا رہے تھے، یا شاعری سے اپنا غم غلط کر رہے تھے اور زندگی کے میدان

www.abulhasanalinadwi.org

میں کوئی مردِ میدان نہ تھا۔

دفعتاً انسانیت کے اس سرد جسم میں گرم خون کی ایک رَو دوڑی، نبض میں حرکت اور جسم میں جُنبش پیدا ہوئی۔ جن پرندوں نے اس کو مردہ سمجھ کر اس کے بے حِس جسم کی ساکن سطح پر بسیرا کر رکھا تھا ان کو اپنے گھر ہلتے ہوئے اور اپنے جسم لرزتے ہوئے محسوس ہوتے۔ قدیم سیرت نگار اس کو اپنی زبانِ خاص میں یوں بیان کرتے ہیں کہ کسریٰ شاہِ ایران کے محل کے کنگرے گرے اور آتشِ پارس ایک دم بجھ گئی۔ زمانہ حال کا مؤرخ اس کو اس طرح بیان کرے گا کہ انسانیت کی اس اندرونی حرکت سے اس کی بیرونی سطح میں اضطراب پیدا ہوا۔ اس کی ساکن و بے حرکت سطح پر جتنے کمزور اور بودے قلعے بنے ہوئے تھے ان میں زلزلہ آیا۔ مکڑی کا ہر جالا ٹوٹتا اور تنکوں کا ہر گھونسلہ بکھرتا نظر آیا۔ زمین کی اندرونی حرکت سے اگر سنگین عمارتیں اور آہنی بُرج خزاں کے پتوں کی طرح جھڑ سکتے ہیں تو پیغمبر کی آمد آمد سے کسریٰ و قیصر کے خودساختہ نظاموں میں تزلزل کیوں نہ ہوگا؟ زندگی کا یہ گرم خون جو انسانیت کے سرد جسم میں دوڑا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا واقعہ ہے جو متمدن دُنیا کے قلب مکہ معظمہ میں پیش آیا۔

آپ نے دُنیا کو جو پیغام دیا اس کے مختصر لفظ زندگی کی تمام وسعتوں پر حاوی ہیں تاریخ گواہ ہے کہ انسانی زندگی کی جڑیں اور اس کے جھوٹے قصرِ زندگی کی بنیادیں کبھی اس زور سے نہیں ہلائی گئیں جیسی اس پیغام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اعلان سے ہلائی گئیں اور دُنیا کے کُند ذہن پر کبھی ایسی چوٹ نہیں پڑی تھی جیسے ان لفظوں سے پڑی۔ وُہ غصہ سے تلملا گیا اور اس نے جھنجھلا کر کہا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (کیا ان سب کو جن کی ہم پرستش کرتے تھے اور جن کے

www.abulhasanalinadwi.org

ہم بندے بنے ہوتے تھے اُٹھا کر ایک ہی معبودِ مقصود مقرر کر رکھا ہے؟ یہ تو بڑے اچنبھے کی بات ہے) اس ذہن کے نمائندوں نے فیصلہ کیا کہ یہ ہمارے نظامِ زندگی کے خلاف ایک گہری اور منظم سازش ہے اور ہم کو اس کا مقابلہ کرنا ہے وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ (ان کے سردار اور ذمہ دار ایک دوسرے کے پاس گئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ یہ تو کوئی طے کی ہوئی بات معلوم ہوتی ہے)

یہ نعرہ زندگی اور انسانیت کے پورے تصوّر پر ایک کاری ضرب تھی جو ذہن کے پورے سانچہ اور زندگی کے پورے ڈھانچہ کو متاثر کرتی تھی۔ اس کا مطلب تھا جیسا کہ آج تک سمجھا جاتا رہا یہ دُنیا کوئی خودرَو جنگل نہیں بلکہ یہ مالی کا لگایا ہوا آراستہ باغ ہے اور انسان اس باغ کا سب سے اعلیٰ پھول ہے، یہ پھول جو ہزاروں بہاروں کا سرمایہ ہے بے مقصد نہیں کہ پَل دَل کر رہ جائے، انسان کے جوہرِ انسانیت کی اس خالق کے سوا کوئی قیمت نہیں لگا سکتا۔ اس کے اندر وہ لامحدود طلب، وُہ بلند ہمت، وُہ بلند پرواز روح اور وُہ مضطرب دِل ہے کہ ساری دُنیا مل کر اس کی تسکین نہیں کر سکتی اور یہ سُست عناصر دُنیا اس کے ساتھ نہیں چل سکتی، اس کے لیے غیر فانی زندگی اور ایک لامحدود دُنیا درکار ہے جس کے سامنے یہ زندگی ایک قطرہ اور یہ دُنیا بازیچہ اطفال ہے، وہاں کی راحت کے سامنے یہاں کی راحت اور وہاں کی تکلیف کے سامنے یہاں کی کوئی تکلیف حقیقت نہیں رکھتی اس لیے انسان کا فطری تقاضا خدائے واحد کی عبادت، اس کی خودشناسی رضائے الٰہی کی طلب، اور اس کی زندگی اسی کے لیے جدوجہد ہے، انسان کو کسی رُوح، کسی مخفی و فرضی طاقت، کسی درخت

www.abulhasanalinadwi.org

اور پتھر، کسی قسم کی دھات اور جمادات، کسی مال و دولت، کسی جاہ و عزت، کسی طاقت و قوت اور کسی روحانیت و عظمت کے سامنے بندوں کی طرح جھکنے اور سبزہ کی طرح پامال ہونے کی ضرورت نہیں، وہ صرف ایک بلندی کے سامنے سب سے زیادہ پست اور سب پستیوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ بلند ہے، وہ سارے عالم کا مخدوم اور ایک ذات کا خادم ہے، اس کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرا کر اور اس کو اللہ کے سوا ہر ایک کے سجدہ سے منع کر کے ثابت کر دیا کہ کائنات کی طاقتیں جن کے فرشتے امین ہیں اس کے سامنے سرنگوں اور سربسجود ہیں اور اس کا سر اس کے جواب میں اللہ کے سامنے جھکا ہوا ہے۔

دُنیا کا ذہن اتنا شل ہو چکا تھا کہ وہ مادیات و محسوسات اور جسم اور پیٹ کے حدود سے باہر آسانی سے کام نہیں کر سکتا تھا۔ لوگوں کا ذہن اتنا اُتھلا ہو چکا تھا کہ وہ کسی انسان سے متعلق گہرا اور بلند تصور قائم ہی نہیں کر سکتا تھا، انھوں نے کچھ پیمانے بنا رکھے تھے۔ ہر نئے شخص کو اس پیمانے سے ناپتے تھے، زندگی کی جو چھوٹی چھوٹی بلندیاں بن چکی تھیں، ہر بلند انسان کو انہیں کے سامنے لاکر دیکھتے تھے، انھوں نے بڑے غور و فکر اور ذہانت سے کام لیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے آگے نہ سوچ سکے کہ یا تو وہ مال و دولت کے یا سرمایہ داری و بادشاہی کے یا عیش و عشرت کے طالب ہیں، انصاف کیجئے تو اس وقت تک دُنیا کا تجربہ اس سے زیادہ اور کیا تھا اور اس نے اپنے زمانے کے حوصلہ مندوں اور شہبازوں کی اس سے بلند پرواز کب دیکھی تھی؟ انھوں نے آپ کی خدمت میں ایک وفد بھیجا، یہ دراصل اس عصر کے ذہن و دماغ اور نفسیات کی سچی نمائندگی اور اس نے جو کچھ کہا، وہ زمانہ کے

www.abulhasanalinadwi.org

احساسات کی صحیح ترجمانی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کا جواب دیا، وہ نبوت کی صحیح نمائندگی اور اُمتِ مسلمہ کی حقیقت کا اصلی اظہار تھا، آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ ان میں سے کسی چیز کے طالب نہیں، آپ جس چیز کے داعی ہیں وہ ان کی ان بلند چیزوں سے اس سے بھی زیادہ اونچی ہے جتنا آسمان اس زمین سے، آپ اپنی ذاتی راحت اور ترقی کے لیے فکرمند نہیں بلکہ نوعِ انسانی کی نجات اور اس کی راحت کے لیے بے چین ہیں، آپ اس دُنیا میں اپنے لیے کوئی مصنوعی جنت بنانے کے خواہشمند نہیں بلکہ جنت سے نکالے ہوئے انسان کو حقیقی جنت میں ہمیشہ کے لیے داخل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنی سرداری کے لیے کوشاں نہیں بلکہ تمام انسانوں کو انسان کی غلامی سے نکال کر بادشاہِ حقیقی کی غلامی میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ اسی بنیاد پر یہ اُمت بنی اور یہی پیغام لے کر تمام دُنیا میں پھیل گئی۔ اس کے سفیروں نے جو اپنے اندر دعوت کی سچی روح اور اسلام کی صحیح زندگی رکھتے تھے۔ کسریٰ اور قیصر کے بھرے دربار میں صاف کہہ دیا کہ ہم کو اللہ نے اس کام کے لیے مقرر کیا ہے کہ ہم اس کے بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی غلامی میں، دُنیا کی تنگی سے نکال کر آخرت کی وسعت میں اور مذاہب کی ناانصافی سے نکال کر اسلام کے انصاف میں داخل کریں، ان کو جب اپنے اصولوں پر حکومت قائم کرنے اور چلانے کا موقع ملا تو وہ جو کچھ کہتے تھے اور جس کی دوسروں کو دعوت دیتے تھے اس کو جاری کر کے دکھا دیا، ان کی معیاری حکومت کے زمانے میں کسی انسان کی بندگی نہیں ہوتی تھی، بلکہ اللہ کی بندگی ہوتی تھی، کسی انسان یا جماعت کا حکم نہیں چلتا تھا بلکہ اللہ کا حکم چلتا تھا، ان کا حُکّام جس کو وہ خلیفہ کہتے تھے معمولی سی انسانی تحقیر پر کہہ اُٹھتا تھا کہ لوگ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوتے تھے۔ تم نے ان کو کب سے غلام بنا لیا؟ ان

www.abulhasanalinadwi.org

کا بڑے سے بڑا حاکم بڑی بڑی بادشاہتوں کے دار السلطنت میں اس شان سے رہتا تھا کہ لوگ اس کو مزدور سمجھ کر اس کے سر پر بوجھ رکھ دیتے تھے اور وہ اس کو ان کے گھر پہنچا آتا تھا۔ ان کا دولت مند سے دولت مند انسان اس طرح زندگی گزارتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس زندگی کو زندگی اور اس کی راحت کو راحت ہی نہیں سمجھتا اس کی نظر کسی اور زندگی پر ہے اور اس کو طلب کسی اور راحت کی ہے

اس اُمت کا وجود دُنیا کے ہر گوشہ میں مادی حقیقتوں اور جسمانی لذتوں کے علاوہ ایک بالکل دوسری حقیقت کے وجود کا اعلان ہے اس کا ہر فرد پیدا ہو کر اور مر کر بھی اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ دُنیا کی طاقتوں سے بڑی ایک دوسری طاقت ہے اور اس زندگی سے زیادہ حقیقی دوسری زندگی ہے وہ دُنیا میں آتا ہے تو اس کے کان میں اسی حق کی اذان دی جاتی ہے، مرتا ہے تو اسی شہادت و مظاہرہ کے ساتھ اس کو رخصت کیا جاتا ہے، جب اس دُنیا پر بے حسی اور موت کا سکوت طاری ہو جاتا ہے اور شہر کی ساری آبادی معاش کی جدوجہد میں سرتاپا غرق ہو جاتی ہے اور دُنیا میں مادی ضرورتوں کے علاوہ کوئی اور ضرورت اور محسوس حقیقتوں کے علاوہ کوئی اور حقیقت جیتی جاگتی نظر نہیں آتی اس کی وہی اذان اس طلسم کو توڑ دیتی اور اس کا اعلان کرتی ہے کہ نہیں جسم اور پیٹ سے زیادہ ایک دوسری روشن حقیقت ہے اور وہی کامیابی کی راہ ہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح بازار کا شور اس نعرۂ حق کے سامنے دب جاتا ہے اور سب حقیقتیں اس حقیقت کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں اور اللہ کے بندے اس آواز پر دیوانہ وار دوڑ پڑتے ہیں، جب رات کو پورا شہر میٹھی نیند سوتا ہے اور یہ جیتی جاگتی دُنیا ایک وسیع قبرستان ہوتی ہے دفعتاً موت کی اس بستی میں

www.abulhasanalinadwi.org

زندگی کا سرچشمہ اس طرح اُبلتا ہے۔ جس طرح رات کی سیاہی میں صبح کی سپیدی نمودار ہو۔ اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سے اُونگھتی سوتی انسانیت کو تازگی اور زندگی کا پیغام ملتا ہے۔ جب کسی طاقتور سلطنت کا کوئی فریب خوردہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی (میں تمہارا سب سے اونچا پروردگار ہوں) اور مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرِیْ (میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں) کا نعرہ لگاتا ہے تو ایک غریب مؤذن اسی مملکت کی بلندیوں سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اس کے دعویٰ خدائی کا تمسخر اڑاتا ہے اور اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر حقیقی بادشاہت کا اعلان کرتا ہے۔ اسی طرح دنیا کا مزاج بے اعتدالی سے اور اس کا دماغ بہکنے سے محفوظ رہتا ہے۔

اس عرفان، ایمان اور اعلان کا چشمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بعثت اور آپ کی تعلیم و دعوت ہے اور اب یہی عرفان، ایمان اور اعلان دنیا کی حیاتِ نو کا سرچشمہ اور صحیح و صالح انقلاب کا واحد ذریعہ ہے ؎

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی امروز\
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا\
وُہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود\
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

www.abulhasanalinadwi.org